اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 95:

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

اُونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کا حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

اُونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹنے کا حکم:

احناف کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لیے اس کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، یہی مذہب حضرات خلفائے راشدین، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت اُبیّ بن کعب، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوالدرداء، حضرت ابوطلحہ، حضرت عامر بن ربیعہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے، اسی طرح امام ابراہیم نخعی تابعی اور امام ابوحنیفہ تابعی سمیت جمہور تابعین کرام رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے، اور یہی مذہب امام مالک اور امام شافعی سمیت جمہور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کا بھی ہے، ظاہر ہے کہ یہ حضرات صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین احادیثِ مبارکہ اور ان کے معانی سے بخوبی واقف ہیں۔

- بذل المجہود شرح سنن ابی داود میں ہے:

قلنا: قال الشوكاني: وقد اختلف في ذلك، فذهب الأكثرون إلى أنه لا ينقض الوضوء، قال النووي: ممن ذهب إلى ذلك الخلفاء الأربعة، وابن مسعود، وأُبَيّ بن كعب، وابن عباس، وأبو الدرداء، وأبو طلحة، وعامر بن ربيعة، وأبو أمامة، وجماهير من التابعين، ومالك، وأبو حنيفة، والشافعي وأصحابهم، فإنهم لا يرون الوضوء بأكل لحوم الإبل ولا بمسها. (بابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ)

- عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:

واختلف العلماء في أكل لحم الجزُور، فمذهب الأكثرين إلى أنه لا ينقض الوضوء، وممن ذهب إليه الخلفاء الأربعة، وابن مسعود، وأبي ابن كعب، وابن عباس، وأبو الدرداء، وأبو طلحة، وعامر بن ربيعة، وأبو أمامة، وجماهير التابعين، وأبو حنيفة، ومالك، والشافعي، وأصحابهم.

اُونٹ کے گوشت سے وضونہ ٹوٹنے کے دلائل:

1۔ ''مصنَّف ابن ابی شیبہ'' میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام اور امام طاوس، امام عطا، امام مجاہد، امام سُوید بن غفلہ اور امام ابراہیم نخعی رحمہم اللہ جیسے تابعین

عظام سے یہی منقول ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اس کے بعد وضو کی ضرورت ہے۔

باب: مَنْ قَالَ: لَا يَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ:

519- حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ وَشَرِبَ لَبَنَ الْأَبِلِ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انھوں نے اونٹ کا گوشت کھایااور اونٹنی کا دودھ پیا، اور اس کے بعد وضو کیے بغیر ہی نماز ادا کی۔

520- حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَتَوَضَّؤُونَ مِنْ لُحُومِ الْأَبِلِ وَأَلْبَانِها.

ترجمہ: امام عطاء، امام طاوس اور امام مجاہد رحمہم اللہ اونٹ کا گوشت کھانے اور (اونٹنی کا) دودھ پینے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

521- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ترجمہ: حضرت ابو سَبرہ نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا، اور اس کے بعد وضو کیے بغیر ہی نماز ادا کی۔

522- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عَلِيًّا أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا، اور اس کے بعد وضو کیے بغیر ہی نماز ادا کی۔

523- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نفاعة بن مُسْلم قَالَ: رَأَيْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ترجمہ: حضرت نفاعہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سُوَید بن غفلہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انھوں نے اونٹ کا گوشت کھایا، اور اس کے بعد وضو کیے بغیر ہی نماز ادا کی۔

524- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ فِي لحومِ الْأَبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وُضُوءٌ.

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

2۔ متعدد حضرات اکابر اہلِ علم نے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہ ٹوٹنے سے متعلق اس روایت سے بھی استدلال فرمایا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا آخری عمل یہی تھا کہ وہ آگ سے پکائی ہوئی کوئی بھی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

- سنن النسائی میں ہے:

185- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّت النَّارُ.

اس حدیث کے عموم سے بھی واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے وضو نہیں ٹوٹتا کیوں کہ وہ بھی آگ سے پکائی ہوئی چیزوں میں شامل ہے۔

- بذل المجہود شرح سنن ابی داود میں ہے:

وأما القائلون بعدم النقض فاحتجوا بحديث جابر رضي الله عنه الذي أخرجه الأربعة أنه قال: كان آخر الأمرين من رسول الله ﷺ ترك الوضوء مما مست النار، أي تحقق الأمران: الوضوء والترك، وكان الترك آخر الأمرين، فارتفع الوضوء أي وجوبه. ولهذا قال الترمذي: وكأن هذا الحديث ناسخ للحديث الأول: حديث الوضوء مما مسّت النار، ولما كانت لحوم الإبل داخلة فيما مسّت النار، وكانت فردًا من أفراده، ونُسِخ وجوبُ الوضوء عنه بجميع أفراده: استلزم نسخ الوجوب عن هذا الفرد أيضًا. فما قال النووي: «لكن هذا الحديث عام، وحديث الوضوء من

لحوم الإبل خاص» مندفع؛ لأنا لا نسلم كونه منسوخًا بحيث إنه خاص، بل لأنه فرد من أفراد العام الذي نسخ، فإذا نسخ العام وهو وجوب الوضوء مما مست النار نسخ جميع أفرادها، ومن أفرادها أكل لحوم الإبِل التي مسته النار، ولو سُلِّمَ كونها خاصًّا، فالعام والخاص عندنا قطعيان متساويان، لا يقدم أحدهما على الآخر، فعلى هذا العام ينسخ الخاص أيضًا .....

(بابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ)

3۔ وضوٹوٹنے نہ ٹوٹنے سے متعلق شریعت کا ایک بہترین اصول یہ ہے کہ: وضو جسم سے نکلنے والی چیز سے ٹوٹتا ہے نہ کہ جسم میں داخل ہونے والی چیز سے۔

اس کے عموم سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اونٹ سمیت کسی بھی قسم کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیوں کہ یہ جسم کے اندر داخل ہونے والی چیزوں میں سے ہے۔

یہ اصول متعدد حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ثابت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

542- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

- سنن کبریٰ بیہقی میں ہے:

761- عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ طَعِمَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْوُضُوءَ مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

- المعجم الکبیر طبرانی میں ہے:

9237- عن وائل بن داود عن إبراهيم، عن عبد الله بن مسعود قال: إنما الوضوء مما خرج،

وليس مما دخل، والصوم مما دخل وليس مما خرج.

امام عکرمہ تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

543- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ.

امام سعید بن مسیب تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

- مصنف عبد الرزاق میں ہے:

663- عن قتادة، عن بن المسيب قال: إنما الوضوء مما خرج، قال: وليس مما دخل؛ لأنه يدخل وهو طيب لا عليك منه، ويخرج وهو خبيث عليك منه الوضوء والطهور.

اونٹ کے گوشت سے وضو ٹوٹنے سے متعلق روایت کا صحیح مطلب:

بعض احادیث میں جو اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر آتا ہے تو اس بارے میں چند باتیں سمجھنے کی ہیں:

1۔ایک تو یہ ہے کہ اس حدیث میں وضو سے مراد نماز والا وضو نہیں بلکہ منہ ہاتھ دھونا مراد ہے کیوں کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ اور بو زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کو کھانے کے بعد منہ ہاتھ دھونے کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے، اور احادیث سے واقف شخص یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ وضو کا اطلاق منہ ہاتھ دھونے پر بھی ہوتا ہے۔ یہ معنی مراد لینے کی صورت میں احادیث میں تطبیق کی صورت نکل آتی ہے اور باہمی ٹکراؤ پیدا نہیں ہوتا۔

- بذل المجہود شرح سنن ابی داود میں ہے:

وقال بعضهم: إن المراد من الوضوء غسل اليدين والفم؛ لما في لحم الإبل من رائحة كريهة ودسومة غليظة بخلاف لحم الغنم، ويؤيده الروايات التي رويت عن ابن مسعود: أنه جيء بقصعة فيها ثريد ولحم، فأكل ومضمض وغسل أصابعه، ثم قام إلى الصلاة، وكذلك عنه قال: لأن أتوضأ من الكلمة المنتنة أحبُّ إليَّ من أن أتوضأ من اللقمة الطيبة. وكذلك روي: أن

عثمان رضي الله عنه أكل خبزًا ولحمًا، وغسل يديه، ثم مسح بهما وجهه، ثم صلى ولم يتوضأ. وكذلك عن ابن عبّاس: أنه أتي بجفنة من ثريد ولحم، فأكل منها، وغسل أطراف أصابعه، ولم يتوضأ، أخرجها الطحاوي. فهؤلاء الكبراء من الصحابة لما لم يتوضؤوا من أكل ما مسّته النار وضوءًا اصطلاحيًّا، واكتفوا على الوضوء اللغوي، عُلِمَ بذلك أن المراد بالوضوء ها هنا الوضوء اللغوي لا الاصطلاحي. (بابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ)

- *العرف الشذی شرح سنن الترمذی میں ہے:*

وقال أهل المذاهب الثلاثة: إن المراد من الوضوء المضمضة، ولما كان في لحم الإبل دسومة خلاف الغنم ففرق الشارع بين الإبل والغنم. قال ابن تيمية: لم يثبت معنى الوضوء في عرف الحديث سوى وضوء الصلاة. أقول: إن للوضوء معان في عرف الشرع، وقد يكون بمعنى المضمضة كما في «الترمذي» (من الجزء الثاني ص:8) بسند ضعيف، وأخرجه أبو بشر الدولابي الحنفي في «كتاب الأسماء والكنى»، وفي «الكنز» (ص: 29): «إلا أن يكون لبن الإبل إذا شربتموه فتمضمضوا بالماء» طب، وأيضًا عن أبي أمامة، والأقرب عندي قول: إنه مستحب للخواص، وذكر الشاه ولي الله «في حجة الله البالغة»: أن يعقوب حرم لحم الإبل على نفسه نذرًا حين ابتلي بمرض عرق النساء فتركه بنوه، ثم أنزل الله حرمته في التوراة، ثم أنزل الله حلته في شريعتنا، فلعل الاستحباب الخصوصي؛ لحرمته في التوراة، والله أعلم.
(باب ما جاء في الوضوء من لحوم الإبل)

وضو سے منہ ہاتھ دھونا مراد لینے کی چند مثالیں:

واضح رہے کہ بعض جگہ وضو سے نماز والا وضو مراد نہیں ہوتا بلکہ منہ ہاتھ یا چند اعضا دھونا یا فقط تر ہاتھ پھیرنا مراد ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے:

- *السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہے:*

1۔ 686- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ الْوُضُوءُ مِنَ

الرُّعَافِ وَالْقَيْءِ وَمَسِّ الذَّكَرِ وَمَا مَسَّتِ النَّارُ بِوَاجِبٍ. فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ»، فَقَالَ: إِنَّ قَوْمًا سَمِعُوا وَلَمْ يَعُوا، كُنَّا نُسَمِّي غَسْلَ الْيَدِ وَالْفَمِ وُضُوءًا، وَلَيْسِ بِوَاجِبٍ، إِنَّمَا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَغْسِلُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَفْوَاهَهُمْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

2۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ غَسَلَ يَدَيْهِ مِنْ طَعَامٍ ثُمَّ مَسَحَ بِبَلَلِ يَدَيْهِ وَجْهَهُ وَقَالَ: هَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ. وَهَذَا مَعْرُوفٌ مِنْ كَلَامِ الْعَرَبِ يُسَمَّى وُضُوءًا لِغَسْلِ بَعْضِ الْأَعْضَاءِ لَا لِكَمَالِ وُضُوءِ الصَّلَاةِ. (باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ خُرُوجِ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ)

- سنن ابی داود میں ہے:

3763- عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ».

وقال في «بذل المجهود شرح سنن أبى داود»: والمراد بالوضوء: غسل اليدين فقط، ومذهب الحنفية ما قال في «الدر المختار»: وسنَّة الأكل البسملة أوله والحمدلة آخره، وغسل اليدين قبله وبعده «ملتقى».

- سنن النسائی میں ہے:

130- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ، وَهَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ.

2۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ اسلام کے ابتدائی ایام کی بات ہے جبکہ بعد میں یہ منسوخ ہوچکااور اس کے منسوخ ہونے کی ایک واضح دلیل وہی ہے جو ما قبل میں سنن النسائی کے حوالے سے بیان ہوئی کہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا آخری عمل یہی تھا کہ وہ آگ سے پکائی ہوئی کوئی بھی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔ اس کی مکمل تفصیل ما قبل میں بذل المجہود کی عبارت میں بیان ہو چکی۔

- مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

وَفِيهِ تَأْكِيدُ الْوُضُوءِ مِنْ أَكْلِ لَحْمِ الْإِبِلِ، وَهُوَ وَاجِبٌ عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ النَّوَوِيُّ: وَهَذَا الْمَذْهَبُ أَقْوَى دَلِيلًا، وَعِنْدَ غَيْرِهِ الْمُرَادُ مِنْهُ غَسْلُ الْيَدَيْنِ وَالْفَمِ؛ لِمَا فِي لَحْمِ الْإِبِلِ مِنْ رَائِحَةٍ كَرِيهَةٍ وَدُسُومَةٍ غَلِيظَةٍ بِخِلَافِ لَحْمِ الْغَنَمِ، أَوْ مَنْسُوخٌ بِحَدِيثِ جَابِرٍ. (بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
22ربیع الثانی1441ھ/20دسمبر2019
03362579499